سخنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اتحاد

ہمارا نصب العین بھی اور وقت کا تقاضا بھی

’’یہ بات اظہر من الشمّس ہے کہ دنیا فسق و فجور سے بھر گئی ہے۔ روز بروز کفر والحاد کے نئے نئے بت تراشے جا رہے ہیں اور یہ کوشش کی جارہی ہے کہ کسی طرح خدا کی خدائی سے خدا کا نام مٹا دیا جائے اور اگر اس سلسلے میں اسلام مزاحمت کرے تو اسلام کی بنیاد ہی اکھیڑ دی جائے۔

ان حالات میں خدا پسندوں کی نظریں اسلام کے انقلابی افکار پر جمی ہوئی ہیں۔ اگر آج دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی نظریات اور اسلامی اصول حیات کو اپنائے۔ انھیں اصولوں پر عمل پیرا ہو کر یہ کائنات حال اور مستقبل کی ضمانت فراہم کر سکتی ہے۔

ہماری اس فانی زندگی کا مقصد دنیاوی اور اخروی خوشیوں کا حاصل کرنا ہے۔ یہ خوشی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب مختلف نظریات کے اصحاب اپنے نظریوں میں لچک پیدا کریں اور امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ نہ ہونے دیں۔ جب تک اتحاد اسلامی کی روح ہماری رگ و پے میں جاری و ساری نہ ہوگی۔ ہم اہرمن کی طاقتوں سے کماحقہٗ نبرد آزما نہیں ہو سکتے۔ اس سلسلے میں اجتماعی کوششوں کے ساتھ ساتھ انفرادی کوشش بہت ضروری ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال و کردار کا خود محاسبہ کرے۔ تو جماعت کا کام قدرے آسان ہو جاتا ہے اور ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد پڑ جاتی ہے جو صحت مند اصولوں پر کام کرے اور جس پر ہر شخص کا اعتماد کلّی ہو۔

اب یہ ہمارے علماء کا کام ہے کہ وہ اسلام کی بنیادی حقیقتوں کو عوام کے سامنے پیش کریں۔ قرآن اور ائمہ طاہرینؑ کے بیان کردہ مسلّمات کو من و عن اپنی تقریروں اور تحریروں میں نمایاں مقام دیں اور سب سے بڑھ کر کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہیں جس پر خود عامل نہ ہوں۔ فرقہ وارانہ تقاریر اور جذباتی اسلوب تحریر کسی شخص کو اپنی طرف ہمیشہ کے لئے نہیں کھینچ سکتے، اس لئے کیوں نہ ایسا رنگ فضائل و مصائب اختیار کیا جائے جو پُر اثر ہو اور جس سے عوام سوچنے اور سمجھنے کے لئے تیار ہو جائیں، جب الحاد کی قوتیں اور کفر کی طاقتیں ایک مرکز پر مجتمع ہو رہی ہیں تو آخر کار ہم کیوں نہ ایک پلیٹ فارم پر آ کر حق کی آواز بلند کریں۔

بہت سے ملک اور بیشتر ممالک کی بیشتر تنظیمیں کوششیں کر رہی ہیں کہ تمام مسلمان ممالک اور تمام مسلمان ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک ہو جائیں۔ ایران و عرب کے قدیم نظریات میں تبدیلی آچکی ہے۔ اسلام کی خاطر حکومت نے متعصّبانہ تقاریر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں ہمیں چاہئے کہ اپنے اختلافات ختم کر کے اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں۔ یہ ہمارا نصب العین بھی ہے اور وقت کا تقاضا بھی۔‘‘